9 10 13 19 22 23

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily

ALFAZL

RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم شنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | یکم صلح ۱۳۴۵ ہش ۸ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ یکم جنوری ۱۹۶۶ء | نمبر ۱

اخبار احمدیہ

٥۔ ربوہ ۳۱ دسمبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع منظہر ہے کہ بچیش کی تکلیف ابھی چل رہی ہے جس کی وجہ سے طبیعت میں کسی قدر ضعف ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعا جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

٥۔ ربوہ ۳۱ دسمبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو اب بخار سے آرام ہے اور گزشتہ دو روز سے طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

٥۔ مکرم چوہدری عبدالکریم خان صاحب شاہد کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ سمندری کچھ عرصہ سے دائمی سردرد اور بخار سے بیمار چلے آ رہے ہیں جلسہ سالانہ کے بعد وہ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ اب انہیں پہلے کی نسبت افاقہ ہے وہ احباب اور بزرگان سلسلہ سے التماس کرتے ہیں کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

٥۔ میرے نانا آبا محترم سید فضل الرحمن صاحب فیضی آف منصوری ان دنوں عارضہ DROPSY شدید طور پر علیل ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ میرے نانا کو جلد شفائے کامل اور عاجل عطا فرمائے

(جاوید احمد ابن حسن محمد خان عارف)

٥۔ مسجد مبارک میں اعتکاف سے متعلق درخواستیں بعض مستورات دفتر نظارت اصلاح وارشاد میں بھجوا رہی ہیں۔ ایسی درخواستیں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے دفتر میں آنی چاہئیں۔ مستورات مطلع ہوں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

٥۔ مسجد احمدیہ خوشاب ضلع سرگودہا میں حافظ مولوی عبدالکریم صاحب نماز تراویح پڑھائیں گے۔ احباب استفادہ کریں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

٥۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تہجد میں خاص کر اٹھو اور ذوق اور شوق سے ادا کرو

اخلاق کی درستی کے ساتھ اپنے مقدور کے موافق صدقات کا دینا بھی اختیار کرو

(۱) "اس زندگی کے کل انفاس اگر دنیاوی کاموں میں گزر گئے تو آخرت کے لئے کیا ذخیرہ کیا۔ تہجد میں خاص کر اٹھو اور ذوق اور شوق سے ادا کرو۔ درمیانی نمازوں میں بباعث ملازمت کے ابتلاء آجاتا ہے۔ رازق اللہ تعالےٰ ہے نماز اپنے وقت پر ادا کرنی چاہیئے۔ ظہر، عصر کبھی کبھی جمع ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالےٰ جانتا تھا کہ ضعیف لوگ ہونگے۔ اس لئے یہ گنجائش رکھ دی۔ مگر یہ گنجائش تین نمازوں کے جمع کرنے میں نہیں ہو سکتی۔ جبکہ ملازمت میں اور دوسرے کئی امور میں لوگ سزا پاتے ہیں اور موردِ عتاب حکام ہوتے ہیں تو اگر اللہ تعالےٰ کے لئے تکلیف اٹھاویں تو کیا خوب ہے۔"

(الحکم ۹ دسمبر ۱۸۹۷ء)

(۲) "چاہیئے کہ ہر ایک شخص تہجد میں اٹھنے کی کوشش کرے اور پانچ وقت کی نمازوں میں بھی قنوت ملا دے۔ ہر ایک خدا کو ناراض کرنے والی باتوں سے توبہ کرے۔ توبہ سے یہ مراد ہے کہ ان تمام بدکاریوں اور خدا کی نارضامندی کے باعثوں کو چھوڑ کر ایک سچی تبدیلی کرے اور آگے قدم رکھے اور تقوےٰ اختیار کرے۔ اس میں بھی خدا کا رحم ہوتا ہے عاداتِ انسانی کو شائستہ کرے۔ غضب نہ ہو۔ تواضع اور انکسار اس کی جگہ لے لے۔ اخلاق کی درستی کے ساتھ اپنے مقدور کے موافق صدقات کا دینا بھی اختیار کرو یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا یعنی خدا کی رضا کے لئے مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خاص اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے ہم دیتے ہیں اور اس دن سے ہم ڈرتے ہیں جو نہایت ہی ہولناک ہے۔ قصہ مختصر دعا سے توبہ سے کام لو اور صدقات دیتے رہو تاکہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم کے ساتھ تم سے معاملہ کرے۔"

(الحکم ۲۳ جون ۱۸۹۹ء)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم جنوری ۱۹۶۶ء

ہجری شمسی سال ۱۳۴۵ھ کا آغاز ہونے والا ہے

ابھی چند دن ہوئے ہیں کہ خلافت المسیح الثالثہ کے قیام پر دوستوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دست مبارک پر بیعت کی ہے۔ جاننا چاہیئے کہ بیعت کوئی رسمی چیز نہیں ہے۔ بیعت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ایک دفعہ اطاعت امام کا اقرار کر لیا جائے اور پھر کبھی اس پر غور نہ کیا جائے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت کی حقیقت اور اس کے مضمرات کے متعلق اتنے زور سے لکھا اور کہا ہے کہ شاذ ہی کسی دوسرے مسئلہ کے متعلق اتنا کہا ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بیعت دراصل جماعتی نظام کی بنیاد ہے۔ بیعت سے انسان اپنی گزشتہ زندگی سے رستگاری حاصل کرتا ہے۔ اور آئندہ کے لئے نئی زندگی شروع کرنے اور جاری رکھنے کا عہد اپنے امام کے روبرو کرتا ہے۔ جو زمین پر اللہ تعالےٰ کا نمائندہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم۔

یعنی وہ لوگ (اے ہمارے رسولؐ) جو تیری بیعت کرتے ہیں، وہ صرف اللہ تعالےٰ کی بیعت کرتے ہیں اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے۔

صاف لفظوں میں اللہ تعالےٰ کے اس قول کا مطلب یہی ہے کہ جو لوگ امام وقت کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں وہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہوتا ہے۔

ظاہر ہے کہ جو عہد اللہ تعالےٰ کے ساتھ کیا جاتا ہے وہ کتنی اہمیت رکھتا ہے۔ اور اس عہد کے مضمرات کتنے وسیع ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے لکھا ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت کی اہمیت واضح کرنے کے لئے بار بار اس مسئلہ پر زور دیا ہے اور جس شخص نے آپؑ کی تصنیفات بلکہ آپؑ کے ملفوظات کا بھی مطالعہ کیا ہے اس کو جا بجا بیعت کی اہمیت پر آپؑ کے فرمودات ملیں گے۔ چنانچہ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں:۔

”یہ بیعت جو ہے اس کے معنے اصل میں اپنے تئیں بیچ دینا ہے اس کی برکات اور تاثیرات اسی شرط سے وابستہ ہیں جیسے ایک تخم زمین میں بویا جاتا ہے تو اس کی ابتدائی حالت یہی ہوتی ہے کہ گویا وہ کسان کے ہاتھ سے بویا گیا اور اس کا کچھ پتہ نہیں کہ اب وہ کیا ہوگا لیکن اگر وہ تخم عمدہ ہوتا ہے۔ اور اس میں نشوونما کی قوت موجود ہوتی ہے تو خدا کے فضل سے اور اس کسان کی سعی سے وہ اوپر آتا ہے اور ایک دانہ کا ہزار دانہ بنتا ہے۔ اسی طرح سے انسان بیعت کنندہ کو اول انکساری اور عجز اختیار کرنی پڑتی ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے۔ تب وہ نشوونما کے قابل ہوتا ہے۔ لیکن جو بیعت کے ساتھ نفسانیت بھی رکھتا ہے۔ اسے ہرگز فیض حاصل نہیں ہوتا۔ صوفیوں نے بعض جگہ لکھا ہے کہ اگر مرید کو اپنے مرشد کے بعض مقامات پر بظاہر غلطی نظر آوے تو اسے چاہیئے کہ اس کا اظہار نہ کرے۔ اگر اظہار کرے گا تو حبط عمل ہو جاوے گا (کیونکہ اصل میں وہ غلطی نہیں ہوتی مرشد اس کے فہم کا اپنا قصور ہوتا ہے۔“ (ملفوظات جلد ششم صـ۱۷۳)

پھر ایک دوسری جگہ آپؑ فرماتے ہیں:۔

”بیعت کرتے وقت یہ فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ بیعت کی کیا غرض ہے اور اس سے کیا فائدہ حاصل ہوگا۔ اگر محض دنیا کی خاطر ہے تو بے فائدہ ہے لیکن اگر دین کے لئے اور اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے ہے تو ایسی بیعت مبارک اور اپنی اصل غرض اور مقصد کو ساتھ رکھنے والی ہے جس سے ان فوائد اور منافع کی پوری امید کی جاتی ہے۔ جو سچی بیعت سے حاصل ہوتے ہیں۔ ایسی بیعت سے انسان کو دو بڑے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے اور حقیقی توبہ انسان کو خدا تعالےٰ کا محبوب بنا دیتی ہے اور اس سے پاکیزگی اور طہارت کی توفیق ملتی ہے۔ جیسے اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین یعنی اللہ تعالےٰ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور نیز ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو گناہوں کی کشش سے پاک ہونے والے ہیں۔ توبہ حقیقت میں ایک ایسی شے ہے کہ جب وہ اپنے حقیقی لوازمات کے ساتھ کی جاوے تو اس کے ساتھ ہی انسان کے اندر ایک پاکیزگی کا بیج بو دیا جاتا ہے۔ جو اس کو نیکیوں کا وارث بنا دیتا ہے۔ یہی باعث ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہوتا ہے۔ کہ گویا اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ یعنی توبہ سے پہلے کے گناہ اس کے معاف ہو جاتے ہیں۔ اس وقت سے پہلے جو کچھ بھی اس کے حالات تھے۔ اور جو بے جا حرکات اور بے اعتدالیاں اس کے چال چلن میں پائی جاتی تھیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ان کو معاف کر دیتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایک عہد صلح باندھا جاتا ہے اور نیا حساب شروع ہوتا ہے۔ پس اگر اس نے خدا تعالےٰ کے حضور سچے دل سے توبہ کی ہے تو اسے چاہیئے کہ اب اپنے گناہوں کا نیا حساب نہ ڈالے۔ اور پھر اپنے آپ کو گناہ کی ناپاکی سے آلودہ نہ کرے بلکہ ہمیشہ استغفار اور دعاؤں کے ساتھ اپنی طہارت اور صفائی کی طرف متوجہ رہے اور خدا تعالےٰ کو راضی اور خوش کرنے کی فکر میں لگا رہے۔ اور اپنی اس زندگی کے حالات پر نادم اور شرمسار رہے۔ جو توبہ کے زمانہ سے پہلے گزری ہے“

(ملفوظات جلد ششم صـ۱۴۳/۱۴۴)

اس آخری اقتباس سے واضح ہوتا ہے کہ بیعت دراصل توبۃ النصوح ہی کا عظیم الشان موقعہ ہوتا ہے۔ بیعت کے وقت انسان اپنی گزشتہ گناہ آلودہ زندگی سے انکار کر دیتا ہے اور آئندہ نئی ستھری اور پاکیزہ زندگی کا آغاز کرتا ہے۔ جس طرح کوئی انسان ایک سمت چلتے ہوئے اپنا رخ بدل لیتا ہے اسی طرح جب وہ امام وقت کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے۔ تو وہ عہد کرتا ہے کہ وہ نئی زندگی کا آغاز کر رہا ہے۔ اور یہ اقرار اللہ تعالےٰ کے روبرو ہوتا ہے کیونکہ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ امام وقت کے ہاتھ پر بیعت کرنا اللہ تعالےٰ کی بیعت کرنے کے مترادف ہے۔ اس لئے ہر دوست کو جس نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اس کو سوچنا چاہیئے کہ کیا اس نے اپنی گزشتہ زندگی کو ترک کر دیا ہے۔ اور نئی پاکیزہ زندگی کا آغاز کیا ہے یا کہ نہیں۔ کہیں اس نے رسمی طور پر دیکھا دیکھی تو بیعت نہیں کر لی۔ اگر کسی نے نئی زندگی کا آغاز نہیں کیا تو اس کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اس نے صحیح معنوں میں بیعت نہیں کی بلکہ اپنے نفس کو دھوکا دیا ہے۔ ہمارے ہجری شمسی سال ۱۳۴۵ھ کا آغاز ہو رہا ہے۔ آؤ ہم اس سال میں اس طرح داخل ہوں کہ گویا ہم آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہیں۔ ہم نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے اللہ تعالےٰ کے سامنے ایک عظیم الشان عہد کیا ہے۔ آؤ ہم سچے دل سے اپنے پچھلے گناہوں سے توبہ کریں۔ اور اللہ تعالےٰ کی جنت میں داخل ہو جائیں۔ اللہ تعالےٰ سچی توبہ پر ہمارے پچھلے گناہ فراموش کر دیتا ہے اور ہمیں نیا موقعہ دیتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے کہ اس نے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے اور وہ توبہ کرنے والے کے گناہ بخش دیتا ہے۔ اور توبہ کے ذریعہ انسان پھر اپنے رب سے صلح کر سکتا ہے دیکھو انسان پر جب کوئی جرم ثابت ہو جائے تو وہ قابل سزا ٹھہرتا ہے جیسے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے من یات ربہ مجرماً فان لہ جھنم۔ یعنی جو اپنے رب کے حضور مجرم ہو کر آتا ہے اس کی سزا جہنم ہے وہاں نہ وہ جیتا ہے نہ مرتا ہے۔ یہ ایک جرم کی سزا ہے اور جو ہزاروں لاکھوں جرموں کا مرتکب ہو اس کا کیا حال ہوگا۔ لیکن اگر کوئی شخص عدالت میں پیش ہو اور بعد ثبوت اس پر فرد قرار داد جرم بھی لگ جاوے اور اس کے بعد عدالت اس کو چھوڑ دے تو کس قدر احسان عظیم اس حاکم کا ہوگا۔ اب غور کرو کہ یہ توبہ وہی بریت ہے جو فرد قرار داد جرم کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ توبہ کرنے کے ساتھ ہی اللہ تعالےٰ پہلے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے“۔

(ملفوظات جلد ششم صـ۱۴۳/۱۴۴)

درس الحدیث

رمضان المبارک کی برکات — احادیثِ نبویہؐ کی روشنی میں

(از محترم مولٰینا ابو العطاء صاحب فاضل)

(۱)

عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من صام رمضان ایماناً و احتساباً غفرله ما تقدم من ذنبه۔

(البخاری و مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان ماہِ رمضان المبارک کے روزے ایمان کی حالت میں اور محض اللہ تعالےٰ سے اجر کی خاطر رکھتا ہے اس کے سابقہ جملہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

تشریح:۔ رمضان المبارک اسلام میں ایک نہایت بابرکت مہینہ ہے۔ ان ایام میں خاص روحانی برکات کا نزول ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس ماہ کے روزے مسلمانوں پر فرض کئے ہیں۔ ہر صحت مند اور مقیم مسلمان کا فرض ہے کہ اس ماہ کے روزے رکھے جس طرح دوسری نیکیوں میں ریاء اور دکھاوے سے منع کیا گیا ہے اسی طرح فرمایا کہ اگر روزہ لوگوں کو دکھانے کی خاطر رکھا جائے تو بیکار رہے ہاں اگر اللہ تعالےٰ پر یقین رکھتے ہوئے اور اسکی قدرتوں اور مغفرت پر ایمان لاتے ہوئے روزہ رکھا جائے اور روزہ دار کا مقصد بجز اس کے کچھ نہ ہو کہ اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرے اور اس کے فضلوں کا وارث ہو۔ تو رمضان المبارک کے روزے ایسے بابرکت ہیں کہ ان کے ذریعہ پچھلے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور انسان نیکیوں کا مجسمہ بن جاتا ہے۔

(۲)

عن سهل بن سعد رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان فی الجنة باباً یقال له الریان یدخل منه الصائمون یوم القیامة لا یدخل منه احد غیرهم یقال این الصائمون؟ فیقومون لا یدخل منه احد غیرهم فاذا دخلوا اغلق فلم یدخل منه احد۔

(البخاری و مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت سہل بن سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کا ایک خاص دروازہ ہے جسے باب الریان۔ (سیرابی کا دروازہ) کہتے ہیں قیامت کے روز اس میں سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور شخص اس میں سے داخل نہ ہوگا۔ اعلان کیا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں گے اور جب وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے تو وہ دروازہ بند کردیا جائے گا ان کے سوا اور کوئی اس دروازہ سے داخل نہ ہوگا۔

تشریح:۔ روزہ دار کو بھوک اور پیاس برداشت کرنی پڑتی ہے۔ مومن کی یہ قربانی اللہ تعالےٰ کو بہت پسند ہے اس لئے اسنے جنت کا ایک دروازہ روزہ داروں کے لئے مخصوص فرما دیا ہے۔ اس دروازہ سے بطور اکرام و اعزاز صرف روزہ دار ہی گزارے جائیں گے یعنی وہ لوگ جن کے روزے اعلےٰ درجہ کے تھے اور جو ان روزوں کی قبولیت کے باعث اس خاص اعزاز کے مستحق قرار پائیں گے اس سے ظاہر ہے کہ مومن کو روزہ پوری شرائط کے ساتھ رکھنا لازمی ہے۔

(۳)

عن ابی هریرة رضی الله عنه انّ رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنة و غلقت ابواب النار و صفدت الشیاطین۔

(البخاری و مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

تشریح:۔ رمضان کی عظیم برکات کی وجہ سے ایک روحانی انقلاب پیدا ہوجاتا ہے جو مومن صدق دل سے رمضان کو قبول کرتے ہیں اور ان پر واقعی رمضان المبارک آجاتا ہے ان میں خاص تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے انہیں غیر معمولی نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔ تہجد کا اہتمام زیادہ ہوجاتا ہے۔ صدقہ و خیرات کا معیار بڑھ جاتا ہے ایثار و قربانی میں ترقی ہوجاتی ہے۔ عام اخلاق بھی بدرجہا بہتر ہوجاتے ہیں۔ پس روزہ کی وجہ سے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے راستے بند ہوجاتے ہیں نیکیوں کی توفیق سے بدیوں سے اجتناب لازمی طور پر ہوجاتا ہے۔ اس طرح سے تمام بُرے محرکات پر ایک موت طاری ہوجاتی ہے گویا شیاطین جکڑ دیئے گئے ہیں یہ صورتِ حال مومنانہ معاشرہ کے لئے ہوتی ہے لیکن جہاں ایمان نہ ہو ان کے لئے رمضان اور غیر رمضان کا کوئی فرق نہیں ہوتا۔ رمضان کی برکات کو مومن اپنے نفس میں اور اپنے معاشرہ میں اچھی طرح محسوس کرتے ہیں۔

(۴)

عن انس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تسحروا فان فی السحور برکة۔

(البخاری و مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیؐ پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ رکھنے کے لئے سحری ضرور کھایا کرو۔ کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

تشریح:۔ سحری کا اہتمام جسمانی نشاط قائم رکھنے کے علاوہ روحانی لحاظ سے بھی بڑا بابرکت ہے۔ رات کا آخری حصہ اللہ تعالےٰ کے افضال و انوار کے نزول کا خاص وقت ہوتا ہے۔ اس وقت بیدار ہوکر دعائیں کرنے اور نوافل پڑھنے سے مومن کو بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے سحری کی تاکید فرماکر ایک تو اس طرف توجہ دلادی کہ بلا وجہ اور خلاف منشاء الٰہی جسمانی کوفت اٹھانے کی ضرورت نہیں بلکہ سحری کھاکر روزہ رکھنا چاہیئے یہی اسلامی طریق ہے دوسرے آپؐ نے ان مبارک ساعات کے روحانی استفادہ کرنے کی طرف بھی متوجہ فرمایا ہے گویا سحری جسمانی صحت اور روحانی صحت کے لئے فائدہ بخش ہے۔

(۵)

عن زید بن ثابت رضی الله عنه قال تسحرنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم قمنا الی الصلاة قیل کم کان بینهما قال خمسون آیة

(البخاری و مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے۔ فرمایا کہ ہم نے رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر سحری کھائی اور پھر ہم جلدی ہی (آرام وغیرہ کرنے کے بغیر) نماز فجر کے لئے کھڑے ہوگئے پوچھا گیا کہ سحری کے ختم کرنے اور نماز کے شروع کرنے میں کتنا وقفہ ہوتا تھا؟ حضرت زیدؓ نے فرمایا کہ پچاس آیتوں کے پڑھنے کے برابر۔

تشریح:۔ اس روایت سے واضح ہے کہ نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم سحری آخری وقت میں تناول فرماتے تھے۔ سحری کے ختم کرنے کے جلد بعد ہی حضور علیہ السلام نمازِ فجر پڑھانے کے لئے تشریف لے آتے تھے۔ اندازاً اتنا وقفہ ہوتا تھا جس میں قرآن مجید کی پچاس آیتیں پڑھی جاسکیں۔

(۶)

عن عمرو بن العاص رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فصل ما بین صیامنا و صیام اهل الکتاب اکلة السحر۔

(مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت عمرو بن العاص راوی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور اہلِ کتاب کے روزوں میں ایک بڑا فرق ہمارا سحری کھانا ہے۔

تشریح:۔ بعض یہودی روزوں میں تشدد کرتے تھے وہ سحری نہیں کھاتے تھے۔ نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے روزے اہلِ کتاب کے روزوں سے اس لئے بھی افضل ہیں کہ ہم سحری کھاتے ہیں اور وہ نہیں کھاتے گویا وہ اس قیمتی اور اطول وقت کو غفلت [illegible]

اور ہم اس میں سحری کے لئے بیدار ہوتے ہیں اور ذکرِ الٰہی و تہجد کی توفیق پاتے ہیں اور سحری کھانے سے ہمارے روزوں میں روحانی نشاط بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

(۷)

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذنان بلال و ابن ام مکتوم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بلالاً یؤذن بلیل فکلوا و اشربوا حتی یؤذن ابن ام مکتوم قال ولم یکن بینھما الا ان ینزل ھذا و یرقی ھذا۔

(البخاری و مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے دو مؤذن تھے ایک حضرت بلالؓ دوسرے حضرت ابن ام مکتومؓ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگو! بلال ذرا اندھیرے میں ہی اذان دے دیتے ہیں تم ان کی اذان سُن کر کھانا پینا ترک نہ کیا کرو جب تک ابن امّ مکتومؓ اذان نہ دیا کریں۔ راوی کہتے ہیں کہ ان میں اتنا ہی فرق ہوتا تھا کہ بلالؓ اذان دے کر نیچے اُترا کرتے تھے اور حضرت ابن ام مکتومؓ چڑھا کرتے تھے۔

تشریح:۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اذان وقت سے پہلے ہو جائے تو محض اذان ہو جانے کی وجہ سے کھانا پینا ترک کرنا فرض نہیں ہوتا بلکہ بروقت اذان ہونے سے سحری بند ہوتی ہے اصل چیز صحیح وقت ہے قرآن مجید کے الفاظ حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر سے ظاہر ہے کہ جب صبح صادق ہو جائے تو ترک طعام واجب ہوتا ہے حضرت ابن ام مکتومؓ آنکھوں سے معذور تھے وہ لوگوں کے کہنے سے اذان دیتے تھے حضرت بلالؓ ذرا جلدی کرتے تھے۔ اس کا فائدہ بھی تھا کہ لوگ سحری ٹھیک طور پر ختم کر لیتے تھے +

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے!

جماعتِ احمدیہ کے چوہترویں جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

بزرگانِ سلسلہ و علمائے کرام کی بلند پایہ اور ایمان افروز تقاریر

۲۰ر دسمبر ـــــ پہلا اجلاس

(قسط نمبر ۲)

محترم شیخ مبارک احمد صاحب کی تقریر

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی تقریر کے بعد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ و حال نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے تقریر فرمائی۔ آپکی تقریر

"حقیقت جہاد"

کے نہایت اہم اور ضروری موضوع پر تھی۔ آپ نے اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے بتایا کہ جہاد اسلام کا ایک اہم رکن اور بنیادی مسئلہ ہے اور ایک بہت ہی ضروری فریضہ ہے۔ اسلام نے انسانیت کے شرف و برتری کے لئے جو وسیع پروگرام تجویز کیا اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے بڑے بھاری اور زبردست جہاد کی ضرورت ہے۔ قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی رو سے جہاد کی مختلف صورتیں اور مختلف اقسام ہیں جن پر حالات کے مطابق عمل کیا جانا ضروری ہے۔ جہاد کے لفظی معنے تو جدّ و جہد اور کوشش کرنے کے ہیں مگر اصطلاحی طور پر یہ لفظ اعلائے کلمۃ الحق اور اسلام کی سربلندی اور کامیابی کے لئے کوشش کرنے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ہر وہ فعل جہاد ہے جو نیکی اور تقویٰ کے قیام کے لئے کیا جائے۔ جہاد کبھی اصلاحِ نفس سے ہوتا ہے کبھی مال و دولت کو خرچ کرنے سے یا دیگر قربانیوں کے ذریعہ اور کبھی تبلیغِ اسلام کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور کبھی دشمنوں کے مقابلہ میں تلوار کے ذریعہ ہوتا ہے۔ آپ نے بتایا کہ مسئلہ جہاد کے بارہ میں جماعتِ احمدیہ کا مسلک جو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے بیان فرمایا قرآنی تعلیم اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے عین مطابق ہے اور خوشی کی بات ہے کہ اب دیگر مسلمان بھی اسے تسلیم کرنے لگے ہیں چنانچہ اس سلسلہ میں آپ نے متعدد حوالے پڑھ کر سُنائے۔

بعد ازاں آپ نے اس غلط فہمی کا ازالہ فرمایا کہ گویا جماعتِ احمدیہ جہاد کو منسوخ قرار دیتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ احمدیت کے خلاف یہ سراسر اتہام ہے جو مخالفین کی طرف سے لگایا جاتا ہے۔ جب قرآن کریم میں جہاد کا حکم موجود ہے تو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام اسے کیسے منسوخ قرار دے سکتے ہیں جبکہ آپ نے واضح الفاظ میں بار بار یہ تحریر فرمایا ہے کہ

"میری گردن اس جوئے کے نیچے ہے جو قرآن شریف نے پیش کیا اور کسی کی مجال نہیں کہ ایک نقطہ یا شعشہ قرآن شریف کا منسوخ کر سکے۔" (اخبار عام ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء)

محترم شیخ صاحب نے بتایا کہ جہاد بالسیف خصوصی حالات میں اور خصوصی شرائط کے ماتحت کیا جاتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں چونکہ وہ شرائط اور مخصوص حالات موجود نہ تھے اس لئے آپ نے مسیح موعودؑ کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی یضع الحرب کے ماتحت اسے عارضی طور پر ملتوی قرار دیا اس کا ہرگز یہ مطلب نہ تھا کہ اسے مستقل طور پر منسوخ قرار دیا گیا تھا اور یہ امر کہ جہاد بالسیف کی بعض مخصوص شرائط ہوتی ہیں امتِ محمدیہ کے تمام اکابرین اور بزرگانِ سلف کو مسلم ہیں۔ اس بارہ میں بھی آپ نے متعدد حوالے پیش کئے۔

محترم شیخ صاحب نے بتایا کہ بعد میں جب حالات تبدیل ہو گئے تو خود حضرت امام جماعت احمدیہ نے یہ فرما دیا کہ

"اب تلوار کے جہاد کے التواء کا زمانہ ختم ہو رہا ہے اور جماعتِ احمدیہ کے افراد کو چاہیئے کہ وہ اسلام کے دفاع کی خاطر تلوار کے جہاد کے لئے تیار ہو جائیں۔"

(احمدیہ پاکٹ بک صـ $\frac{981}{982}$)

چنانچہ اس فرمان کے مطابق جب بھی ملک و ملّت کو ضرورت پڑی جماعتِ احمدیہ نے تلوار کے جہاد میں عملاً سرگرمی کے ساتھ حصہ لیا۔ چنانچہ کشمیر کے مسلمانوں کی حفاظت کے لئے احمدی نوجوانوں پر مشتمل فرقان بٹالین تیار کی گئی جس کی مجاہدانہ سرگرمیوں کا پاکستانی افواج کے کمانڈر انچیف نے بھی اعتراف کیا۔ اسی طرح دیگر تمام اہم مواقع پر بھی جماعت نے شاندار خدمات سرانجام دیں۔

اپنی تقریر کے آخری حصہ میں محترم شیخ صاحب نے قرآنِ کریم سے جہاد کی فضیلت کو واضح کیا۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے شوقِ جہاد کی متعدد مثالیں پیش کرتے ہوئے ملک کے موجودہ حالات اور ہندوستان کے عیارانہ حملہ کا ذکر کیا اور بتایا کہ موجودہ حالات میں تمام احمدی افراد کا فرض ہے کہ جس رنگ میں بھی ان سے ہو سکے وہ پاکستان اور اسلام کی حفاظت کی خاطر کئے جانے والے اس جہاد میں حصہ لیں اور اسے کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن سعی کریں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس میں کما حقہٗ حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کا خطاب

محترم شیخ صاحب کی دلنشین اور جامع تقریر بھی جو کہ موضوع کے ہر پہلو پر حاوی تھی شروع سے آخر تک گہری توجہ اور کامل دلچسپی کے ساتھ سُنی گئی آپ کی تقریر کے بعد محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نے احباب سے مختصراً خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ:۔

کل مَیں نے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی یاد میں فنڈ قائم کرنے کی جو تحریک کی تھی اس کے سلسلے میں مَیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک ضروری ارشاد احباب تک پہنچانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ احباب اس فنڈ کی اہمیّت کے مطابق دل کھول کر اس میں حصہ لیں اور بڑھ چڑھ کر اپنے وعدے پیش کریں لیکن انہیں یہ امر ہرگز فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ اس فنڈ میں حصہ لینے کی وجہ سے ان مالی ذمّہ داریوں کی ادائیگی میں ہرگز کسی قسم کی کمی نہیں آنی چاہیئے جو وہ اس سے پہلے اپنے ذمّہ لے چکے ہیں۔ مثلاً چندۂ عام، چندۂ وصیت چندہ جلسہ سالانہ۔ چندہ تحریک جدید اور چندہ وقفِ جدید وغیرہ بہرحال اپنی اپنی جگہ بہت ہی ضروری چندے ہیں اس لئے اس فنڈ کے اجراء کی وجہ سے ان چندوں پر ہرگز کوئی اثر نہیں پڑنا چاہیئے ہاں ان سب چندوں میں پہلے کی طرح حصّہ لینے کے بعد محض رضائے الٰہی کی خاطر اس فنڈ میں بھی ضرور بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں اور ابھی سے اس کے لئے دل میں تیاری کر چھوڑیں۔

محترم جناب چوہدری صاحب کی اس تقریر کے بعد ۱۲ بجے دوپہر یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا +

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

(مرتبہ:۔ محترمہ امۃ المالک صاحبہ راولپنڈی رپورٹر جلسہ سالانہ برائے خواتین)

احمدی خواتین کا جلسہ سالانہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم کے ساتھ پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۶۵ء کو شروع ہو کر دعاؤں۔ ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں تین روز تک جاری رہ کر مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ء کو شام ساڑھے چار بجے نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کی تین روز کی مختصر روداد یہ ہے۔

پہلا دن ۱۹ دسمبر۔ پہلا اجلاس

پہلا اجلاس زیر صدارت حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ٹھیک ۹ بجے شروع ہوا محترمہ حامدۃ البشریٰ صاحبہ نے تلاوت قرآن پاک کی۔ اور امۃ الرافع صاحبہ نے نظم پڑھی۔ بعد ازاں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا ساری جماعت احمدیہ کے لئے دعاؤں سے بھرپور خطاب شروع ہوا۔ جو الفضل میں شائع ہو چکا ہے اس کے بعد حضرت سیدہ موصوفہ نے اپنے ایمان افروز خطاب کے بعد جلسہ کے مبارک اور بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ پھر صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ ایم۔ اے کی تقریر بعنوان "پیشگوئی مصلح موعود" شروع ہوئی۔ آپ کی تقریر شروع سے لے کر آخیر تک گہری دلچسپی سے سنی گئی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ کے رفیع الشان مرتبہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اگرچہ حضور قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر تھے لیکن آپ کا مقام حضرت مسیح موعودؑ کے دیگر خلفاء سے بہت اونچا ہے کیونکہ آپ نہ صرف خلیفہ بلکہ مصلح موعود بھی تھے۔ جس کی آمد کی بشارت اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو دی تھی۔ آپ کے عہد مبارک میں احمدیت کا زمین کے کناروں تک پہنچنا اور آپ کا علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جانا اس امر پر مہر تصدیق ثبت کر رہا ہے کہ آپ ہی درحقیقت پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق تھے۔ اس پیشگوئی کی اٹھاون شقوں میں سے ہر ایک نے آپ کی ذات میں پورا ہو کر آپ کا مثیل مسیح ہونا ثابت کر دیا ہے۔

اس کے بعد محترمہ حامدۃ البشریٰ صاحبہ ایم اے کی تقریر شروع ہوئی۔ موضوع تھا "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ" آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے اشعار اور تحریرات کے حوالہ جات سے بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روح کی غذا تھی۔ اور آپ فنافی المحبوب ہو کر اپنے محبوب کے رنگ میں پوری طرح رنگین تھے۔

بعد ازاں محترمہ رقیہ وقار صاحبہ ایم اے نے تقریر کی موضوع تھا "پردہ" آپ نے قرآن کریم اور احادیث رسولؐ اللہ کی روشنی میں پردے کا صحیح مفہوم بتایا کہ اسلام کے پیش کردہ پردہ میں رہ کر کسی قوم کی مستورات کی ترقیات میں ہرگز کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہو سکتی۔

آپ کی تقریر کے بعد حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کا زریں نصائح پر مشتمل پیغام سنایا گیا اس میں آپ نے تحریر فرمایا کہ ہمارے مصلح موعودؓ اپنے پیارے رفیق اعلیٰ سے جا ملے ہیں۔ حضورؓ نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ۔ ہر سانس جماعت کے لئے وقف رکھا۔ اب ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم یہ جدوجہد حضورؓ کے بعد بھی جاری رکھیں اسی جذبہ اور اسی روح کے ساتھ جو حضرت مصلح موعودؓ ہم سب میں دیکھنا چاہتے تھے۔ اس روحانی انقلاب کے پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں تعلق باللہ حاصل ہو۔ کیونکہ انقلاب محض منطقی دلائل سے پیدا نہیں ہو سکتا اور تعلق باللہ کے لئے ضروری ہے کہ ہم خلافت کے ساتھ دلی طور پر وابستہ رہیں اور اس کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط سے مضبوط تر بناتے چلے جائیں۔ ہماری تمام کامیابیوں کا راز اسی میں مضمر ہے۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو ان تمام ذمہ داریوں سے باحسن عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت سیدہ موصوفہ کے اس پیغام کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے بعنوان "مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام" تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اس سال مغربی افریقہ کا دورہ کیا تھا۔ جو کچھ میں نے وہاں پر دیکھا۔ سنا اور جو میرا وہاں کے احمدیوں کے متعلق تاثر تھا وہی میں آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں۔ آپ نے اپنی تقریر کا آغاز سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے بیان فرمودہ ایک اقتباس سے کیا۔ آپ نے اپنے لائبیریا آئیوری کوسٹ۔ سالٹ پانڈ۔ غانا۔ سیرالیون فری ٹاؤن اور نائیجیریا کے مشنوں کی حیرت انگیز ترقی اور اپنے دورے کی مختصر روداد سناتے ہوئے یہ بتایا کہ ان مراکز کو دیکھ کر حضرت مصلح موعودؓ کے عظیم الشان کارناموں کا اندازہ ہوتا ہے تثلیث کی آغوش میں پروردہ لوگوں کے قلوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق سے موجزن ہیں۔ ان کے اندر انتہائی درجہ دینی غیرت اور حمیت پائی جاتی ہے۔ اور حضرت مصلح موعود کے ساتھ اتنی محبت ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ مجھے نہیں یاد کہ کوئی احمدی ایسا مجھے ملا ہو جس نے حضورؓ کا نام لیا ہو اور اس کی آنکھوں سے آنسو رواں نہ ہوں ہر کوئی کہتا تھا کہ ہم چاہتے ہیں ہماری زندگیاں حضورؓ کو مل جائیں۔ بیرونی ممالک کے دورے کے تاثرات بیان کرنے کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے خواتین کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آج حضورؓ کی جدائی کے صدمہ کی وجہ سے ہم سب کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو رہے ہیں۔ لیکن ہمارا بہترین نذرانہ عقیدت حضور پر نور کی خدمت اقدس میں یہی ہو گا کہ ہم ہمیشہ اپنی جانوں مالوں اور اولادوں کی قربانیوں سے اس باغ کو تروتازہ رکھنے کی مسلسل کوشش کرتے رہیں۔ جس کی آبیاری حضورؓ نے کی تھی۔

دوسرا اجلاس

تھوڑے سے وقفہ کے بعد نماز ظہر و عصر باجماعت پڑھائی گئیں اور پھر ٹھیک دو بجے دوسرے جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ نظم کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی شفقت و محبت سے بھرپور وہ تقریر بذریعہ ٹیپ ریکارڈ سنائی گئی جو آپ نے مردانہ جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے فرمائی تھی یہ تقریر نہایت ہی انہماک اور توجہ سے سنی گئی۔ بعد ازاں دو اور تقاریر بذریعہ ٹیپ ریکارڈ سنائی گئیں۔ پہلی بعنوان "مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام" محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل سابق پرنسپل جامعہ کی تھی اور دوسری محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ لائلپور کی تھی۔ موضوع تھا "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ" اس تقریر کے ساتھ ہی ہمارے پہلے دن کی کارروائی خدا تعالےٰ کے فضل سے نہایت ہی کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوئی

(باقی)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ایک طالب علم کی شاندار کامیابی

مکرم قریشی مقبول احمد صاحب کو ایم اے عربی میں اول رہنے پر

یونیورسٹی کانووکیشن میں دو تمغے ملے

احباب کو یہ سنکر خوشی ہو گی کہ امسال پنجاب یونیورسٹی کانووکیشن میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے طالب علم قریشی مقبول احمد صاحب کو ایم۔ اے۔ عربی کے امتحان میں اول رہنے کی بناء پر دو تمغے دئے گئے ہیں۔ تمغوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

۱۔ اے ایم حسن ایچیسن گولڈ میڈل

۲۔ الیف۔ الیس جمال الدین سلور میڈل

اللہ تعالےٰ انہیں یہ شاندار کامیابی ہر رنگ میں مبارک کرے۔ آمین۔ اس سال ایم اے عربی میں دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے بھی ہمارے کالج کے طلباء ہی ہیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ اور بزرگان جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے سب طلبہ و طالبات میں سابقت فی الخیرات کی روح پھونک دے اور بیش از پیش شاندار کامیاں عطا کرے اور دینی و دنیوی برکات سے متمتع فرمائے اور تمام شرور سے اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین

(پرنسپل)

کمیشن پاکستان ایرفورس جنرل ڈیوٹیز

ٹریننگ چھ ماہ۔ الاؤنس ٹریننگ ۔/۱۷۵ ماہوار کمیشن ملنے پر تنخواہ ۔/۵۰۰

شرائط: گریجوایٹ سیکنڈ ڈویژن۔ عمر ۱۵/۲/۶۶ کو ۱۸ تا ۳۰

انٹرویو ۱۰/۲/۶۶ تک کراچی لاہور راولپنڈی پشاور یا کوئٹہ میں۔ ڈ پ ٹ ۱۲/۲۷/۶۵

(ناظر تعلیم)

سیدنا حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وصال پر

بیرونی ممالک کے مخلصین جماعت کے چند خطوط

(۱) سوئیٹزرلینڈ سے بہن نصرت آسیوا نے لکھا ہے :-

"مہربانی فرماکر ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے وصال پر ہمارا اظہار ہمدردی قبول فرمائیں۔ حضور کی ذات درحقیقت ہمارے لئے برکات کا ایک نہ ٹوٹنے والا تسلسل تھا۔ اللہ تعالےٰ حضور پُرنور کو اجر عظیم عطا فرمائے"

(۲) مکرم احمد شبیر صاحب (امریکہ) لکھتے ہیں میں اپنے پیارے امام اور روحانی پیشوا کے وصال پر آپ سے پوری پوری ہمدردی رکھتا ہوں۔ امریکہ میں سے مکرم ملک عشمت اللہ صاحب مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر مکرم ملک ذکاء اللہ صاحب نے اور انگلستان سے مکرم کرم دین صاحب، مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب مکرم سردار منیر احمد صاحب مکرم بشیر احمد خان صاحب نے اور مشرقی افریقہ سے مکرم سید احمد ناصر صاحب بھٹی اور مغربی افریقہ سے مکرم مسٹر فضل الدین صاحب اور شاہد احمد صاحب قریشی نے اور رینڈوونگ سے مکرم ایم۔ اے فرمائش نے اور قبرص سے مکرم عبدالرحیم صاحب نے تعزیت کے پیغامات ارسال کئے ہیں ان سب خطوط میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ سے والہانہ محبت کا اظہار ہے اور حضور کی بلندی درجات کی دعا کی ہے۔ ہر احمدی چاہے وہ دنیا کے کسی حصہ میں ہو مجروح دل ہے اور خدا تعالےٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ جماعت کو صبر کی توفیق دے اور ماضی کی طرح مستقبل میں بھی وہ خود ہی جماعت کا حافظ و ناصر ہو۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

(۳) مکرم بشیر اصغر صاحب باجوہ نے انگلستان سے اپنے برادر اکبر مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر زراعت کی خدمت میں لکھا کہ :-

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی کی وفات کی خبر سنکر انتہائی افسوس اور پریشانی ہوئی۔ اس قدر جلیل القدر خلیفہ کی وفات کوئی معمولی بات نہیں اور نہ ہی اس قسم کے انسان ہر روز پیدا ہوتے ہیں۔ جس شان ہمت اور جوانمردی سے حضرت اقدس نے جماعت کی قیادت فرمائی یہ ان کا ہی حصہ تھا۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو حضور کی ہدایات پر چلنے کی توفیق دے تاکہ حضور کی روح اپنی روحانی اولاد کے افعال سے خوش ہو۔ آمین۔

(بشیر اصغر باجوہ)

(۴) مکرم چوہدری محمد شریف صاحب خالد فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) سے اپنے ایک حالیہ خط میں لکھا :-

گذشتہ سوموار کو حضرت امیر المومنین ہمارے پیارے آقا کی وفات کا علم ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات کا صدمہ جماعت کو بھی اور آپ کو بھی یقیناً بے انتہا ہوگا۔ لیکن جو حالت ہم لوگوں کی تھی اس کا اندازہ آپ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ آپ تو جنازہ پر بھی پہنچ گئے ہوں گے۔ اور آخری دیدار بھی کر لیا ہوگا۔ اور کچھ غم میں احباب ایک دوسرے کو تسلی دینے والے بھی ہوں گے لیکن ہماری حالت تو ایسی ہی تھی جیسے تنہا ایک بہت بڑے سمندر میں کشتی جا رہی ہو جہاں سے اندھیرا ہی اندھیرا ہو اور روشنی کی کوئی کرن نظر نہ آتی ہو۔ ایسی حالت کیوں نہ ہوتی روشنی کا وہ سورج جو تمام دنیا کے کونے کونے میں ایسی محبت کے چراغ جلائے ہوئے تھا آج بجھ چکا تھا۔ لیکن یہ لکھتے ہوئے میرے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔ وہ چراغ بجھا تو نہیں وہ چراغ یقیناً جل رہا ہے کیونکہ اسکے کروڑوں جلائے ہوئے چراغ جل رہے ہیں۔ وہ ہمارا پیارا آقا زندہ ہے۔ کیونکہ اسکے کارنامے زندہ ہیں۔ بہرحال یہ قضاء آئی ہے جو اٹل ہے جس کے آگے ہمارے سر جھکے ہوئے ہیں ورنہ دنیا کی کوئی طاقت ہمارے آقا کو ہم سے نہیں چھین سکتی تھی۔ بس اس مالک حقیقی کے آگے جس نے ہمارے پیارے حبیب کو اپنے پاس بلا لیا ہے اُس سے ہماری دعا ہے کہ خدایا ہمارے امیر المومنین کو اپنے سایہ میں جگہ دیجئے اور آپ کے بعد جماعت کا حامی و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔

آپ کے بعد حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کے سپرد خلافت کی امانت خدا تعالےٰ نے اور جماعت نے سپرد کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں اور میرا پختہ ایمان ہے کہ آپ کا وجود ہی ہر لحاظ سے اس امانت کے اہل تھا۔ خدا تعالےٰ جس طرح سلسلہ کی پہلے ہر مشکل مقام پر مدد کرتا آیا ہے ہمیں یقین ہے کہ اب بھی اسی طرح جماعت کی ترقی کرتا چلا جائے گا۔ ضرورت جماعت کے اتحاد اور ایمان کی ہے ....

(۵) مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ مغربی جرمنی نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھا :-

پیارے آقا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ کی وفات کا صدمہ اتنا شدید تھا کہ ابھی تک طبیعت مضمحل ہے حضور کا وجود جماعت کے لئے اسلامی دنیا بلکہ ساری دنیا کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ تھا۔ حضور کے وجود سے وابستہ الٰہی وعدے اور پیشگوئیاں پوری کی پوری تاب سے پوری ہوئیں۔ حضور پُرنور کی خدمات برائے اسلام اور احمدیت کے لئے خدمات آئندہ تاریخ میں سنہری حروف سے لکھی جائیں گی۔ جرمن مشن کی ساری کامیابی حضور کی ذاتی نگرانی اور حضور پُرنور کی روح پرور اور قیمتی ہدایات کی رہین منت ہے۔ حضور کے اس عاجز اور اس عاجز کے خاندان پر احسانات اور ذرہ نوازیاں بارش کی طرح برستی رہیں۔ ۱۹۵۵ء میں حضور نے اس غلام اور اس غلام کے بیوی بچوں کے ساتھ پوری شفقت اور محبت کے ساتھ جو احسانات فرمائے اس سے ہماری نسلیں رہتی دنیا تک عہدہ برآ نہیں ہو سکتیں حضور کا وجود خدا تعالےٰ کی ہستی کا زندہ نشان تھا۔ حضور نے ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کی داغ بیل ڈالی۔ آج روئے زمین میں اسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام عزت کے ساتھ لیا جا رہا ہے۔ یہ سب میرے پیارے محبوب اور محسن آقا کی رات دن انتھک کوششوں کا نتیجہ ہے۔

یہ خدا تعالےٰ کا فضل اور احسان ہے کہ جماعت آنحضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر الوصیت کے نظام کے ماتحت جمع ہوگئی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس عاجز نے تار کے ذریعہ اور پھر خط کے ذریعہ اپنی طرف سے اپنے بیوی بچوں اور ساری جماعت کی طرف سے بیعت کی اطلاع بھجوا دی تھی خلافت خدا تعالےٰ کا بہت بڑا انعام اور فضل ہے۔ ہم سب خدا تعالےٰ کو حاضر و ناظر جانتے ہوئے آنحضور کو اپنی اطاعت اور پوری فرمانبرداری کا یقین دلاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ حضور کے دور خلافت کو برکات اور حسنات اور دن دگنے بڑھتے فضلوں سے نوازے اور آنحضور کی زیر قیادت جماعت الہامات کے مطابق دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرے اللھم آمین۔ حضور کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ بیعت کی منظوری کی اطلاع بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

حضور کا ادنےٰ ترین خادم

عبداللطیف وقف زندگی تحریک جدید

مبلغ جرمنی

(۶) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وصال کی خبر سنکر مکرم مبارک احمد صاحب نے اپنے خسر مکرم عبدالحی

فرینکفورٹ (Frankfurt) جرمنی سے جہاں انہوں نے یہ اندوہناک خبر سنی یہ خط تحریر کیا ہے

FRANK FURT میں مجھے نہایت اندوہ اور غمناک خبر ملی کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ گو موت تو برحق ہے لیکن ایسی ہستیاں بہت مشکل سے ملتی ہیں ایک مدت تک میں آنحضور کی مجلس علم وعرفان سے مستفید ہوا ہوں اور وہ وقت پھر آپ کی زندگی میں بلیٹ کر آیا اور نہ اب آوے گا۔ خلافت کے انتخاب کی خبر کا انتظار تھا۔ سو اللہ تعالےٰ کے خاص فضل اور رحم کے ساتھ جانشین مل گیا۔ اللہ تعالےٰ اب حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کے گرد جماعت کو اکٹھا اور متحد رکھے۔

(خاکسار عبدالحی بٹ)

تلاش گمشدہ

میرا چھوٹا بھائی ذکاء اللہ ولد حبیب اللہ صاحب لاپتہ ہے۔ اس کا حلیہ مندرجہ ذیل ہے عمر بیس سال رنگ گورا قد تقریباً ۵ فٹ سفید قمیص سفید شلوار پاؤں میں براؤن گرگابی زبان پنجابی۔ سر کے بال لمبے ناک موٹی تقریباً ایک ماہ سے محمد آباد ریلوے سٹیشن ٹاہلی ضلع تھرپارکر سندھ سے گم ہے۔ جس دوست کو بھی پتہ ہو از راہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے یا خود آکر پہنچا دے کرایہ آمد و رفت شکریہ کے ساتھ ادا کیا جائے گا۔ اگر ذکاء اللہ خود اعلان پڑھے تو فوراً گھر واپس آجائے اس کی والدہ کا بہت بُرا حال ہے۔

منشی بشیر احمد ڈپو محمد آباد اسٹیٹ براستہ ٹاہلی ضلع تھرپارکر

۲۔ مورخہ ۶۵-۱۲-۲۲ کو ربوہ سے صبح ۷ بجے کی بس ۵۰۰ الف طارق ٹرانسپورٹ پر لائلپور میں بستر گم ہو گیا ہے۔ یہ بس سپیشل ربوہ سے لائلپور کے لئے آئی تھی۔ جس میں سوائے احمدی دوستوں کے اور کوئی نہ تھا۔ لہٰذا جس دوست کے پاس ہو۔ پتہ ذیل پر مطلع فرمائیں۔

ایک رضائی چھینٹ رنگ نیلا بڑا پھول

کھیس پٹی دار خاکی۔ سفید نیلا

تکیہ لمبا سفید پھولدار

ایک پلنگ پوش پرنٹ

ایک چادر جس پر شوگر ملز کی مہریں لگی ہیں۔

اور ایک عدد بوری جس پر منیر دین لکھا ہوا ہے۔

خاکسار شیخ محمد منیر احمدی طالب دنیاپور ملتان صدر جماعت احمدیہ دنیاپور ضلع ملتان

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی۔ راولپنڈی ۳۰ دسمبر۔ صدر ایوب کے دورۂ افغانستان کو یہاں کے سیاسی حلقوں میں اس لحاظ سے بڑی اہمیت دی جا رہی ہے کہ یہ نہ صرف تاشقند کانفرنس سے فوراً پہلے رکھا گیا ہے بلکہ صدر ایوب کے دورے کے بعد بھارتی وزیر اعظم لال بہادر شاستری بھی تاشقند جاتے ہوئے دو گھنٹے کے لئے کابل میں رکیں گے۔

اصل میں صدر ایوب کا یہ دورہ ان مسلم ممالک کے سربراہوں کا شکریہ ادا کرنے کے سلسلے کی ایک کڑی ہے جنہوں نے بھارت کے خلاف سترہ روزہ جنگ میں پاکستان کو تقویت پہنچائی تھی اور اس کی حمایت کی تھی۔ خیال ہے کہ صدر ایوب شاہ افغانستان کو ان واقعات سے آگاہ کریں گے جن کے نتیجے میں بھارت نے ایک طرف پاکستان پر حملہ کیا اور دوسری طرف مقبوضہ کشمیر میں تحریک آزادی کو کچلنے کی مہم تیز کر دی۔

کراچی۔ لائل پور ۳۰ دسمبر۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے کہا ہے کہ ہماری یونیورسٹیوں کو ایسے سائنسدان اور ماہرین پیدا کرنے چاہئیں۔ جو زراعتی تبدیلیوں کے معمار بننے کا علم اور صلاحیت رکھتے ہوں اور جو ان مقاصد اور نظریات کی حفاظت کر سکیں جن کی غرض سے پاکستان معرض وجود میں آیا تھا انہوں نے یہ بات زرعی یونیورسٹی لائل پور کے وائس چانسلر کے نام یونیورسٹی کی چوتھی سالگرہ کے موقع پر ایک پیغام میں کہی۔

کراچی۔ راولپنڈی ۳۰ دسمبر۔ آل انڈیا ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ نئی دہلی اور تاشقند کے درمیان۔ ریڈیو ٹیلیفون ٹیلی پرنٹر اور فوٹو سروس کا براہ راست سلسلہ قائم ہو گیا ہے تاکہ صدر محمد ایوب اور مسٹر شاستری کی بات چیت کے موقع پر تیزی سے خبریں بھیجی جا سکیں۔

کراچی۔ لاہور ۳۰۔ دسمبر۔ بھارت کے ممتاز اخبار ہندوستان ٹائمز نے ۲۷ دسمبر کی اشاعت میں خبر دی ہے کہ عرب لیگ نے بھارت کی ایک درجن سے زیادہ فرموں کا بائیکاٹ کر دیا ہے، کیونکہ یہ فرمیں اسرائیل کو جنگی [illegible] میں مدد دے رہی ہیں۔

اس خبر میں عرب لیگ کے نمائندے ڈاکٹر مقصود کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ بائیکاٹ کا یہ فیصلہ دفاعی نقطۂ نظر سے کیا گیا ہے۔

کراچی۔ بمبئی ۳۰ دسمبر۔ یہاں سے موصول دو روانہ تارا پور کے مقام پر بھارت کے زیر تعمیر ایٹمی بجلی گھر کے مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے ہڑتال مزدوروں نے کل پراجیکٹ کی تعمیر کے نگران امریکی اور بھارتی ماہرین پر دست بدست پتھراؤ بھی کیا جس کی وجہ سے چار امریکی اور ۱۲ بھارتی ماہرین شدید زخمی ہو گئے۔

کراچی۔ پیکنگ ۳۰ دسمبر۔ چین نے کمبوڈیا کو یقین دلایا ہے کہ امریکی فوجوں اس کی سرحدوں کی خلاف ورزی کی تو چین اس کی مکمل حمایت کرے گا۔

چین کی وزارت خارجہ کے حوالہ سے سنہوا نیوز ایجنسی نے ایک بیان جاری کیا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ویٹ نام میں امریکہ کو ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

بیان میں کہا گیا ہے کہ ہم نے امریکہ کو واضح طور پر متنبہ کر دیا ہے اگر اس نے جنگ کے شعلے دوسرے ممالک تک بڑھانے کی کوشش اور کمبوڈیا پر حملہ کیا تو اس کو مزید شکستوں اور بدنامیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

کراچی۔ پیرس ۳۰ دسمبر۔ کل رات سرکاری طور پر فرانس کے صدارتی انتخابات میں جنرل ڈیگال کی کامیابی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ انتخابات کی نگرانی کرنے والی آئینی کونسل کے چیئرمین نے کل ایک رسمی تقریب میں دوسرے پولنگ کے نتائج کا اعلان پڑھ کر سنایا۔

کراچی۔ اوٹاوہ ۳۰ دسمبر۔ کینیڈا کے اخبارات کے مطابق بھارت نے حکومت کینیڈا سے درخواست کی ہے کہ وہ ۱۵ سے زیادہ مقدار میں گندم فراہم کرے۔

وصایا

نمبر ۱:۔ میں حسین القزق بن صبحی قزق پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن لبنان۔ بیروت۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جولائی ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

(۱) میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت تیس لبنانی پونڈ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس آمد میں کمی بیشی کی اطلاع انجمن مذکور کو کرتا رہوں گا۔

(۲) میری اس وقت کوئی جائداد نہیں لیکن میری وفات کے وقت جو بھی میری جائداد ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت ہیں بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری یہ وصیت ۶۵/۶ سے جاری ہو گی۔ دستخط، العبد حسین القزق۔ گواہ شد دستخط جمال احمد مرزا حمید اسٹریٹ اسکندرانی بلڈنگ۔ بیروت لبنان۔ گواہ شد صبحی قزق۔ بیروت لبنان طلعت الخیات۔ مدحت پاشا سٹریٹ ۱۱۱۔

نمبر ۲:۔ میں یوسف یاسمن ولد باجنگا پیشہ کسان عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۰ء ساکن رانایہ ضلع پنیمپانگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۰/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے (i) ۱/۲ مکان ۲۴۵ گرانٹ نمبر ۸۵۵۱ واقع کمپانگ رانایہ ضلع پنیمپانگ صباح مالیتی ایک ہزار ڈالر ملائی۔ (ii) ایک ربڑ کا باغ جس کا رقبہ ۱/۲ ۳ ایکڑ ہے گرانٹ نمبر ۸۱۰۴ واقع کمپانگ مالیتی آٹھ سو ڈالر ملائی (iii) پھلوں کا ایک باغ جس کا رقبہ نصف ایکڑ ہے گرانٹ نمبر ۱۲۹/۷ واقع کمپانگ کندرمین ضلع پنیمپانگ۔ صباح۔ ملائشیا۔ چار سو ڈالر ملائی۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔

۲۔ میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی میں بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔

۳۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر بھی ہے جو کہ اس وقت ۶۰/- ملائی ڈالر ماہوار ہے۔ نیز چاول کی کاشت سے بھی مجھے سالانہ قریباً ۱۰۰ ڈالر آمد ہوتی ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس آمد میں کمی بیشی کی اطلاع انجمن مذکور کو دیتا رہوں گا اور اس تمام آمد پر میری یہ وصیت حاوی ہو گی (۴) میری یہ وصیت مورخہ ۲۵/۱۰/۶۵ سے جاری ہو گی۔ العبد دستخط یوسف یاسمن۔ گواہ شد دستخط خواجہ عبد الجلیل ولد خواجہ غلام سرور۔ معرفت پوسٹ بکس ۶۶۶ جسلٹن صباح۔ ملائشیا گواہ شد: دستخط۔ بشارت احمد نسیم ولد حافظ عبد السمیع پوسٹ بکس ۶۶۶ جسلٹن۔ صباح ملائشیا۔

صنعت کار صاحبان متوجہ ہوں

بی۔ ٹی۔ ایچ درآمد شدہ الیکٹرک موٹریں ایک سے ساٹھ ہارس پاور تک مختلف اقسام میں حاضر سٹاک سے دستیاب ہیں۔ صنعت کار مطلوبہ موٹروں کے لئے رجوع فرمائیں

پروگریسو مرکنٹائل کمپنی

چیف کورٹ روڈ۔ پوسٹ بکس ۲۴۷ کراچی ۱

روزہ اگرچہ رُوحانی مجاہدہ ہے، مگر ساتھ ہی جسمانی فوائد بھی رکھتا ہے

اس کے ذریعہ اِنسان شدائد برداشت کرنے اور محنت کرنے کا عادی ہو جاتا ہے!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان کی برکات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"رمضان کا جسمانی طور پر یہ فائدہ ہوتا ہے کہ انسان تکالیف اور شدائد کا عادی ہو جاتا ہے۔ جسمانی ترقیات بھی روحانی ترقیات کی طرح مجاہدات پر مبنی ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حکومتیں جو فوجیں رکھتی ہیں ان کے سپاہیوں سے باقاعدہ پریڈ کراتی رہتی ہیں۔ جس سے ان کے اندر سختی پیدا ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے گہرے تعلقات رکھنے والے لوگوں کی غذائیں ہمیشہ کم ہوتی ہیں یعنی وہ اپنے ہی جیسے سامان حالات صحت اور معدے رکھنے والے انسانوں سے کم خوراک کھاتے ہیں یہ نہیں کہ اگر ایک انسان کا معدہ خراب ہو اور وہ زیادہ نہ کھا سکے تو کہا جائے اس میں روحانیت زیادہ ہے کیونکہ شرط یہ ہے کہ دوسرے سامان بھی ایک ہی جیسے ہوں۔ ایک ہی حالت میں دو انسان جس میں روحانیت ہوگی دوسرے سے کم کھائے گا۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مومن ایک انتڑی سے کھاتا ہے تو کافر دس انتڑیوں سے۔ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کی غذا بہت کم تھی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے آپؑ بمشکل ایک پھلکا کھاتے تھے یہ نہیں کہ بھوکا رہ کر ایسا کرتے تھے بلکہ آہستہ آہستہ رغبت سے استغناء پیدا ہوتے ہوتے یہ عادت ہو گئی تھی اور توجہ اور خیالات کی رو کے اس طرف سے ہٹ جانے سے آہستہ آہستہ کھانا بہت قلیل رہ گیا تھا۔ لیکن جو لوگ روحانیت کے اعلیٰ مقام پر نہیں ہوتے اور جن پر اللہ تعالیٰ کا تصرف غالب نہیں ہوتا ان کو کبھی کبھی اس کی مشق کرائی جاتی ہے۔ جیسے ایک باقاعدہ فوج ہوتی ہے اور ایک ٹیریٹوریل جسے سال میں صرف ایک مہینہ مشق کرائی جاتی ہے۔ پس رمضان ٹیریٹوریل فوج کی ٹریننگ کی طرح ہے ورنہ عام طور پر روحانی لوگوں کی غذا کم ہوتی ہے اور وہ اتنا کم کھاتے ہیں کہ نفس موٹا نہ ہو جائے اور جسم پر چربی چھا کر روحانیت میں روک نہ پیدا کر سکے۔ لیکن جو لوگ اس مقام پر نہیں ہوتے وہ بھی چونکہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور ان کی اصلاح بھی ان کے ذمہ ہے اس لئے ان کو ٹیریٹوریل کی طرح رمضان میں مشق کرائی جاتی ہے تا وہ بھی روحانی ترقی کر سکیں۔

روزہ اگرچہ روحانی مجاہدہ ہے مگر ساتھ ہی جسمانی فوائد بھی رکھتا ہے کیونکہ کئی ایک زہر اس سے انسانی جسم سے خارج ہو جاتے ہیں۔ اور کئی بیماریاں موٹاپے وغیرہ کی دور ہو جاتی ہیں۔ اور اب تو ڈاکٹروں نے تحقیقات سے معلوم کیا ہے۔ کہ روزہ ذیابیطس کے مریضوں کے لئے بہت مفید ہے اور ذیابیطس کے مریضوں کو قریباً چالیس یوم کے روزے رکھوائے جاتے ہیں کئی ایک مریضوں نے خود مجھے بتایا ہے کہ اس طرح ان کا مرض دور ہو گیا حتیٰ کہ زخم بھی جو اس مرض کی آخری حالت میں پیدا ہو جایا کرتے ہیں اچھے ہو گئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ میں جسمانی طور پر بھی فوائد ہیں۔ روحانی اور جسمانی دونوں مجاہدات کے علاوہ پھر ایک اور مجاہدہ ہوتا ہے جو روحانی اور جسمانی کے درمیان ہوتا ہے جس کے لئے روزہ تیار کر دیتا ہے اور وہ شدائد کی برداشت اور وقت پڑنے پر محنت کی عادت ہے بعض اوقات قومی یا ملکی کاموں کے لئے ایسی حالت بھی آ جاتی ہے اور یہ دنیاوی بھی ہوتی ہے۔ جیسے ملک یا وطن کی خدمت۔ اور دینی بھی ہوتی ہے جیسے جہاد اور روزہ سے یہ فائدہ بھی ہوتا ہے کہ انسان اس مجاہدہ کے قابل ہو جاتا ہے"

(الفضل ۱۰ اگست ۱۹۴۵ء)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۶۵ء کو جمعہ کے روز صبح سات بجے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اس کا نام عبدالرحمٰن تجویز فرمایا ہے۔

تمام احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح خادم دین صحت اور عمر پانے والا بنا دے۔ آمین۔

(عبدالرشید ارشد مربی سلسلہ آزاد کشمیر)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو مندرجہ ذیل ٹنڈروں کے کوٹیشن مطلوب ہیں۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر، سامان کی مختصر نوعیت اور مقدار	ٹنڈر فارم کی قیمت جس میں ڈاک خرچ بھی شامل ہے (ناقابل واپسی)	تاریخ فروخت	وصول کی تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
(۱)	P7/163/6-65 مختلف سائزوں کے پائپ ہیوم اینڈ کالوزری انفورسڈ کنکریٹ = ۹۶۸ کی تعداد میں	۱۰ روپے	۳۰/۱۲/۶۵ تا ۲۰/۱/۶۶	۲۲/۱/۶۶ ۸ بجے صبح	۲۲/۱/۶۶ ۸½ بجے صبح
(۲)	P2/382/5-65 مختلف قسموں اور سائزوں کے کاربن برشیز (15 Items)	۱۵ روپے	۳/۱/۶۶ تا ۲۷/۱/۶۶	۲۹/۱/۶۶ ۸ بجے صبح	۲۹/۱/۶۶ ۸½ بجے صبح

۲۔ ڈرائنگز/نمونے اگر مطلوب ہوں۔ چیف کنٹرولر آف پرچیز کے دفتر میں درخواست پیش کر کے (مندرجہ بالا آئٹم نمبر ۲ کے لئے) تین روپے میں حاصل کئے جا سکتے ہیں

۳۔ ٹنڈر فارمز (ناقابل منتقلی) چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کے دفتر سے نیز ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (انسپکشن)، پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی کے دفتر سے جمعہ کے سوا کام کے تمام دنوں میں ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک مذکورہ بالا قیمت نقد ادا کر کے یا بذریعہ منی آرڈر حاصل کر سکتے ہیں۔ (پوسٹل آرڈر، چیک، بنک ڈرافٹ، گارنٹی بانڈ، بنک ڈیپازٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ وغیرہ ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائیں گے۔

صرف ان ٹنڈر فارموں پر آنے والی پیش کشیں ہی قابل قبول ہوں گی۔

ٹنڈر ایسے ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے جو اس وقت موجود ہونا پسند کریں گے۔

(INF (L) 2980)